ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ وشاب مفید عاقل موقظ غافل

مسمّٰی بہ

جاء الحق وزهق الباطل

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ و ضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہایت محققانہ مدلل فیصلہ کر دیا گیا ہے

مصنفہ

حضرت حکیم الامت مولٰنا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ
سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باھتمام
محمد اقتدار خاں عرف مصطفےٰ میاں

ناشر:۔ مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

الدِّيْنِيَّةِ وَالدُّنْيَوِيَّةِ وَعَلَّمَ اَسْمَآءَ الْمَلٰئِكَةِ وَاَسْمَاءَ ذُرِّيَّتِهٖ وَاَسْمَآءَ الْحَيْوَانَاتِ وَالْجَمَادَاتِ وَصَنْعَةَ كُلِّ شَيْءٍ وَاَسْمَاءَ الْمُدُنِ وَالْقُرٰى وَاَسْمَاءَ الطَّيْرِ وَالشَّجَرِ وَمَا يَكُوْنُ وَاَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ يَخْلُقُهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاَسْمَآءَ الْمَطْعُوْمَاتِ وَالْمَشْرُوْبَاتِ وَكُلِّ نَعِيْمٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ وَفِي الْخَبَرِ عَلَّمَهٗ سَبْعَ مِائَةِ اَلْفِ لُغَاتٍ۔

میں دینی و دنیاوی نفع ہیں وہ بتائے اور انکو فرشتوں کے نام انکی اولاد اور حیوانات اور جمادات کے نام بتائے اور ہر چیز کا بنانا بتایا تمام شہروں اور گاؤں کے نام پرندوں اور درختوں کے نام جو ہو چکا یا جو کچھ بھی ہوگا ان کے نام اور جو قیامت تک پیدا فرمائیگا ان کے نام اور کھانے پینے کی چیزوں کے نام جنت کی ہر نعمت غرضکہ ہر چیز کے نام بتادیئے حدیث میں ہے کہ حضرت آدم کو سات لاکھ زبانیں سکھائی گئیں۔

ان تفسیروں سے اتنا معلوم ہوا ماکان اور مایکون کے سارے علوم حضرت آدم علیہ السلام کو دیئے گئے زبانیں چیزوں کے نفع و ضرر بنانے کے طریقے۔ آلات کا استعمال سب دکھا دیئے۔ لیکن اب میرے آقا و مولے صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کو تو دیکھو۔ حق یہ ہے کہ یہ علم آدم میرے آقا کے علم کے دریا کا ایک قطرہ یا میدان کا ایک ذرہ ہیں۔

شیخ ابن عربی فتوحات مکیہ باب وہم میں فرماتے ہیں۔

اَوَّلُ نَائِبٍ كَانَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلِيْفَتُهٗ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضور علیہ السلام کے پہلے خلیفہ اور نائب آدم علیہ السلام ہیں۔

معلوم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام حضور علیہ السلام کے خلیفہ ہیں۔ خلیفہ اس کو کہتے ہیں جو اصل کی غیر موجودگی میں اس کی جگہ کام کرے۔ حضور علیہ السلام کی پیدائش پاک سے قبل سارے انبیاء حضور علیہ السلام کے نائب تھے یہ مولوی قاسم صاحب نے بھی تحذیرالناس میں لکھا ہے۔ جیسا کہ ہم بیان کریں گے خلیفہ کے علم کا یہ حال ہے۔

نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض میں ہے۔

اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ عُرِضَتْ عَلَيْهِ الْخَلَائِقُ مِنْ لَّدُنْ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ فَعَرَفَهُمْ كُلَّهُمْ كَمَا عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا۔

حضور علیہ السلام پر ساری مخلوقات از حضرت آدم تا روز قیامت پیش کی گئیں پس ان سب کو پہچان لیا جیسے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سب نام سکھائے

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام سب کو جانتے پہچانتے ہیں۔

(۲) وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا | اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہوں۔

تفسیر عزیزی میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

رسول علیہ السلام مطلع است بنور نبوت بر دین ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چیست و حجابے کہ بداں از ترقی محجوب ماندہ است کدام است پس او مے شناسد گناہان شمارا و درجات ایمان شمارا و اعمال بد و نیک شمارا و اخلاق و نفاق شمارا لہذا شہادت او در دنیا بحکم شرع در حق امت مقبول واجب العمل است۔

حضور علیہ السلام اپنے بنور نبوت کی وجہ سے ہر دیندار کے دین کو جانتے ہیں کہ دین کے کس درجہ تک پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ اور کون سا حجاب اس کی ترقی سے مانع ہے پس حضور علیہ السلام تمہارے گناہوں کو اور تمہارے ایمانی درجات کو اور تمہارے نیک و بد اعمال اور تمہارے اخلاص اور نفاق کو پہچانتے ہیں۔ لہذا ان کی گواہی دنیا میں بحکم شرع امت کے حق میں قبول اور واجب العمل ہے۔

تفسیر روح البیان میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

هٰذَا مَبْنِيٌّ عَلٰى تَضْمِيْنِ الشَّهِيْدِ مَعْنَى الرَّقِيْبِ وَالْمُطَّلِعِ وَالْوَجْهُ فِيْ اِعْتِبَارِ تَضْمِيْنِ الشَّهِيْدِ الْاِشَارَةُ اِلٰى اَنَّ التَّعْدِيْلَ وَالتَّزْكِيَةَ اِنَّمَا يَكُوْنُ عَنْ خُبْرَةٍ وَمُرَاقَبَةٍ بِحَالِ الشَّاهِدِ۔ وَمَعْنٰى شَهَادَةِ الرَّسُوْلِ عَلَيْهِمْ اِطِّلَاعُهٗ رُتْبَةَ كُلِّ مُتَدَيِّنٍ بِدِيْنِهٖ فَهُوَ يَعْرِفُ ذُنُوْبَهُمْ وَحَقِيْقَةَ اِيْمَانِهِمْ وَاَعْمَالَهُمْ وَحَسَنَاتِهِمْ وَسَيِّئَاتِهِمْ وَاِخْلَاصَهُمْ وَنِفَاقَهُمْ وَغَيْرَ ذٰلِكَ بِنُوْرِ الْحَقِّ وَاُمَّتُهٗ يَعْرِفُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ بِنُوْرِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

یہ اس بنا پر ہے کہ کلمہ شہید میں محافظ اور خبردار کے معنے بھی شامل ہیں اور اس معنے کے شامل کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ کسی کو عادل کہنا اور صفائی کی گواہی دینا گواہ کے حالات پر مطلع ہونے سے ہو سکتا ہے۔ اور حضور علیہ السلام کی مسلمانوں پر گواہی دینے کے معنے یہ ہیں کہ حضور علیہ السلام ہر دیندار کے دینی مرتبہ کو پہچانتے ہیں پس حضور علیہ السلام مسلمانوں کے گناہوں کو انکے ایمان کی حقیقت کو ان کے اچھے برے اعمال کو ان کے اخلاص اور نفاق وغیرہ کو نور حق سے پہچانتے ہیں اور حضور علیہ السلام کی امت بھی قیامت میں ساری امتوں کے یہ حالات جانے گی مگر حضور علیہ السلام کے نور سے

ونفاق واعمال وغیرہ سب کو جانتے ہیں اسی لیئے آپ سب کے ہی گواہ ہیں یہ ہی تو علم غیب ہے۔

(۴) مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ۔ | وہ کون ہے جو اس کے یہاں شفاعت کرے بغیر اسکے حکم کے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ انکے پیچھے ہے

تفسیر نیشاپوری میں اس آیت کے ماتحت ہے۔

یَعْلَمُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ مِنْ اَوَّلِیَّاتِ الْاُمُوْرِ قَبْلَ الْخَلَائِقِ وَمَا خَلْفَهُمْ مِنْ اَحْوَالِ الْقِیَامَةِ | حضور علیہ السلام مخلوق کے پہلے کے اولی معاملات بھی جانتے ہیں اور جو مخلوق کے بعد قیامت کے احوال ہیں وہ بھی جانتے ہیں۔

روح البیان میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

یَعْلَمُ مُحَمَّدٌ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ مِنَ الْاُمُوْرِ الْاَوَّلِیَّاتِ قَبْلَ الْخَلَائِقِ وَمَا خَلْفَهُمْ مِنْ اَحْوَالِ الْقِیَامَةِ وَفَزَعِ الْخَلْقِ وَغَضَبِ الرَّبِّ۔ | حضور علیہ السلام مخلوق کے پہلے کے حالات جانتے ہیں اللہ تعالیٰ کے مخلوقات کو پیدا کرنیکے پہلے کے واقعات اور انکے پیچھے کے حالات بھی جانتے ہیں قیامت کے احوال مخلوق کی گھبراہٹ اور رب تعالیٰ کا غضب وغیرہ

اس آیت اور ان تفاسیر سے معلوم ہوا کہ آیت الکرسی میں مَنْ ذَا الَّذِیْ سے لے کر اِلَّا بِمَا شَآءَ تک تین صفات حضور علیہ السلام کے بیان ہوئے۔ باقی اول وآخر میں صفات الٰہیہ ہیں۔ اس میں فرمایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے پاس کوئی بغیر اجازت کسی کی شفاعت نہیں کر سکتا اور جن کو شفاعت کی اجازت ہے وہ حضور علیہ السلام ہیں اور شفیع کے لیئے ضروری ہے کہ گنہگاروں کے انجام اور ان کے حالات سے واقف ہو تاکہ نا اہل کی شفاعت نہ ہو جاوے اور مستحق شفاعت اس سے محروم نہ رہ جائیں جیسے طبیب کے لیئے ضروری ہے کہ قابل علاج اور لا علاج مریضوں کو جانے تو فرمایا گیا یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ کہ جس کو ہم نے شفیع بنایا ہے۔ اس کو تمام کا علم بھی دیا ہے کیوں کہ شفاعت کرنے کے لیئے علم غیب لازم ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام قیامت میں منافقین کو نہ پہچانیں گے۔ یا حضور علیہ السلام کو اپنی بھی خبر نہیں کہ میرا انجام کیا ہوگا محض غلط اور بے دینی ہے جیسا کہ آئندہ آتا ہے وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے۔

تفسیر روح البیان میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

يحتمل ان تكون الهاء كناية عنه عليه السلام يعني هو شاهد على احوالهم يعلم ما بين ايديهم من سيرهم ومعاملاتهم وقصصهم وما خلفهم من امور الآخرة واحوال اهل الجنة والنار وهم لا يعلمون شيئا من معلوماته الا بما شاء من معلوماته علم الاولياء من علم الانبياء بمنزلة قطرة من سبعة ابحر وعلم الانبياء من علم نبينا عليه السلام بهذه المنزلة وعلم نبينا من علم الحق سبحانه بهذه المنزلة فكل رسول ونبي وولي اخذون بقدر القابلية والاستعداد مما لديه وليس لاحد ان يتعداه او يتقدم عليه

احتمال یہ بھی ہے کہ اس ضمیر سے حضور علیہ السلام مراد ہوں یعنی حضور علیہ السلام لوگوں کے حالات کو مشاہدہ فرمانے والے ہیں اور ان کے سامنے کے حالات جانتے ہیں انکے اخلاق معاملات اور انکے قصے وغیرہ اور انکے پیچھے کے حالات بھی جانتے ہیں آخرت کے احوال جنتی، دوزخی لوگوں کے حالات اور وہ لوگ حضور علیہ السلام کے معلومات میں سے کچھ بھی نہیں جانتے مگر اسی قدر جتنا کہ حضور چاہیں اولیاء اللہ کا علم علم انبیاء کے سامنے ایسا ہے جیسے ایک قطرہ سات سمندروں کے سامنے اور انبیاء کا علم حضور علیہ السلام کے علم کے سامنے اسی درجہ کا ہے اور ہمارے حضور علیہ السلام کا علم رب العلمین کے سامنے اسی درجہ کا پس ہر نبی اور ہر رسول اور ہر ولی اپنی اپنی استعداد اور قابلیت کے موافق حضور سے ہی لیتے ہیں اور کسی کو یہ ممکن نہیں کہ حضور علیہ السلام سے آگے بڑھ جائے۔

تفسیر خازن میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

يعني ان يطلعهم عليه وهم الانبياء والرسل وليكون ما يطلعهم عليه من علم غيبه دليلا على نبوتهم كما قال الله تعالى فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول

یعنی خدا تعالیٰ انکو اپنے علم پر اطلاع دیتا ہے اور وہ انبیاء و رسول ہیں تاکہ ان کا علم غیب پر مطلع ہونا انکی نبوت کی دلیل ہو جیسے رب نے فرمایا ہے کہ پس نہیں ظاہر فرماتا اپنے غیب خاص پر کسی کو سوائے اس رسول کے جس سے رب راضی ہے۔

تفسیر معالم التنزیل میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

يعني لا يحيطون بشيء من علم الغيب الا بما شاء مما اخبر به الرسل

یعنی یہ لوگ علم غیب کو نہیں گھیر سکتے مگر جس قدر کہ خدا چاہے جس کی خبر رسولوں نے دی۔

اس آیت اور ان تفاسیر سے اتنا معلوم ہؤا کہ اس آیت میں یا تو خدا کا علم مراد ہے کہ خدا کا علم کسی کو حاصل نہیں ہاں جس کو رب ہی دینا چاہے تو اس کو علم غیب حاصل ہوتا ہے اور رب نے تو انبیاء کو دیا اور انبیاء کے ذریعہ سے بعض مومنین کو دیا۔ لہٰذا ان کو بھی بہ عطائے الٰہی علم غیب حاصل ہوا۔ کتنا دیا اس کا ذکر آئندہ آوے گا۔

یا یہ مراد ہے کہ حضور علیہ السلام کے علم کو کوئی نہیں پا سکتا۔ مگر جس کو حضور علیہ السلام ہی دینا چاہیں تو عطا فرمادیں۔ لہٰذا از حضرت آدم تا روز قیامت جس کو جس قدر علم ملا۔ وہ حضور علیہ السلام کے علم کے دریا کا قطرہ ہے اس میں حضرت آدم اور فرشتوں وغیرہ کا علم بھی شامل ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کے علم کی وسعت ہم عَلَّمَ اٰدَمَ کی آیت کے تحت بیان کرچکے ہیں۔

(۵) مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ۔

اور اللہ کی شان یہ نہیں ہے کہ اے عام لوگو تم کو غیب کا علم دے۔ ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے۔

تفسیر بیضاوی میں اس آیت کے ماتحت ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُؤْتِيَ اَحَدَكُمْ عِلْمَ الْغَيْبِ فَيَطَّلِعَ عَلٰى مَا فِي الْقُلُوْبِ مِنْ كُفْرٍ وَّاِيْمَانٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ لِرِسَالَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَيُوْحِيَ اللّٰهُ وَيُخْبِرَهٗ بِبَعْضِ الْمُغَيَّبَاتِ اَوْ يُنْصِبُ لَهٗ مَا يَدُلُّ عَلَيْهِ۔

خدا تعالیٰ تم میں سے کسی کو علم غیب نہیں دینے کا کہ مطلع کرے اس کفر و ایمان پر جو کہ دلوں میں ہوتا ہے لیکن اللہ اپنی پیغمبری کیلئے جسکو چاہتا ہے چن لیتا ہے پس اسکی طرف وحی فرماتا ہے اور بعض غیوب کی اُنکو خبر دیتا ہے یا اُن کیلئے ایسے دلائل قائم فرماتا ہے جو غیب پر راہبری کریں

تفسیر خازن میں ہے۔

لٰكِنَّ اللّٰهَ يَصْطَفِيْ وَيَخْتَارُ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَيُطْلِعُهٗ عَلٰى بَعْضِ عِلْمِ الْغَيْبِ

لیکن اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے پس اُنکو خبردار کرتا ہے بعض علم غیب پر

تفسیر کبیر میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

فَاَمَّا مَعْرِفَةُ ذٰلِكَ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِعْلَامِ مِنَ الْغَيْبِ فَهُوَ مِنْ خَوَاصِّ الْاَنْبِيَآءِ (جُمَلْ) اَلْمَعْنٰى لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ اَنْ يَّصْطَفِيَ مِنْ

لیکن ان باتوں کا بطریق غیب پر مطلع ہونیکے جان لینا یہ انبیاء کرام کی خصوصیت ہے۔ (جُمَل) معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ اپنے رسولوں میں سے جسکو چاہتا